65722 ـ حصص کی زکاۃ

سوال

میں سعودی حصص کی خریدوفروخت کا کاروبار کرتا ہوں، اور میرے کام کی نوعیت یہ ہے کہ حصص کی قیمت خرید پر اگر کچھ بھی منافع مل رہا ہو تو اسے فروخت کر دیا جاتا ہے، وہ اس طرح کہ میں کمپنیوں کے منافع کا انتظار نہیں کرتا.
میرا سوال یہ ہے کہ: میں نے الیکٹرک کمپنی میں پانچ ماہ قبل کچھ حصص خریدے جو کہ (172ریال) في حصہ کی قیمت سے ہیں، اور خریداری کے بعد اس کی قیمت کم ہو کر (147ریال) رہ گئی ہے، اور ابھی تك قیمت خرید تك نہیں پہنچی تو کیا ان حصص میں زکاۃ ہے؟ اور اس زکاۃ کی ادائیگی کی کیفیت کیا ہو گی ؟
کیا قیمت خرید کے مطابق یا کہ اس وقت کی قیمت یعنی (147ریال) کے مطابق ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اب یہ حصص تجارتی سامان شمار ہونگے، کیونکہ تجارتی سامان ہر وہ چیز ہوتی ہے جو فروخت اور تجارت کے لیے رکھی گئی ہو، لہذا اس میں زکاۃ ہو گی.

اور تجارتی سامان کی زکاۃ سال کے آخر میں اس کی قیمت کے حساب سے ہوتی ہے، چاہے وہ قیمت خرید سے زیادہ ہو یا کم.

اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (65515) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور اس بنا پر جب یہ حصص نصاب کو پہنچ جائیں، یا آپ کے پاس جو رقم ہے اسے ملا کر نصاب پورا ہوتا ہو تو سال کے آخر میں اس کی قیمت کے حساب سے اس کی زکاۃ ادا کی جائیگی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

" کمپنیوں میں حصص اور شراکت کی زکاۃ کی کیفیت میں ہم کہیں گے کہ:

اگر تو حکومت اسے شمار کرتی اور اس کی زکاۃ لیتی ہو تو اس طرح بری الذمہ ہوا جا سکتا ہے، وگرنہ اس میں مندرجہ ذیل طریقہ کے مطابق زکاۃ واجب ہوتی ہے:

اگر تو ان حصص سے تجارت مقصود ہو تو ہر سال کے آخر میں اس کی قیمت لگائی جائے، اور اس سے دس کا چوتھائی حصہ زکاۃ نکالا جائے.

لیکن اگر اس سے سرمایہ کاری مقصود ہو اس میں زکاۃ نہیں، لیکن اگر اس کا ماحاصل (یعنی آمدن) روپے ہوں اور اس پر سال مکمل ہو جائے تو اس میں زکاۃ ہو گی" انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (18 / 196).

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

کیا حصص اور کاغذات (رقم کی سندیں) پر زکاۃ ہے، اور اسے کس طرح نکالا جائے؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

" حصص اور سندوں میں زکاۃ ہے، جبکہ یہ نقدی یا تجارتی سامان کی مثل ہوں، لیکن ایك شرط ہے کہ یہ جس کی ذمہ میں نقدی ہو وہ نہ تو تنگ دست ہو، اور نہ ہی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والا ہو" انتھی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 354).

مستقل فتوی کمیٹی سے ان حصص کے متعلق دریافت کیا گیا جس سے اراضی اور پراپرٹی خریدی جاتی ہے.

تو کمیٹی کا جواب تھا:

" سوال میں مذکور حصص تجارتی سامان میں سے ہیں، لہذا اس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے، ہر برس اس کی قیمت لگائی جائیگی اور قیمت خرید کو مد نظر نہیں رکھا جائیگا، اگر تو اس کے پاس مال ہو تو وہ اس کے ساتھ زکاۃ ادا کرے، وگرنہ وہ ان حصص کو فروخت کرنے اور قیمت وصول کرنے کے بعد ان سب برسوں کی زکاۃ ادا کرے گا" انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 353).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

کیا حصص کی زکاۃ اس کی رسمی قیمت کے مطابق ہو گی یا کہ اس وقت مارکیٹ کی قیمت کے مطابق یا کس طرح ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" حصص اور دوسرے تجارتی سامان كی زكاۃ ماركيٹ قيمت كے مطابق ادا كی جائيگی، لہذا جب قيمت خريد ايك ہزار ہو اور زكاۃ واجب ہونے كی وقت اس كی قيمت دو ہزار ہو جائے تو زكاۃ دو ہزار كے حساب سے ادا كی جائيگی، كيونكہ زكاۃ اس وقت كی قيمت كا اعبتار ہو گا جب زكاۃ واجب ہو رہی ہے، نہ كہ قيمت خريد كا اعتبار ہو گا" انتہی.

ديكھيں: مجموع فتاوی ابن عثيمين (18 / 197).

اس پر متنبہ رہنا ضروری ہے كہ: جب تجارتی سامان سونے يا چاندی يا كرنسی (ريال يا ڈالر يا دوسری كرنسی) يا كسی دوسرے سامان سے خريدا جائے؛ تو اس تجارتی سامان كا سال اس مال اور كرنسی كا سال ہی شمار كيا جائے گا جس سے وہ تجارتی سامان خريدا گيا ہے.

اور اس بنا پر سامان ملكيت ميں آنے كے وقت سے اس كا نيا سال شمار نہيں كيا جائے گا، بلكہ اس مال كے سال پر ہی سال مكمل كيا جائے گا جس سے وہ سامان خريدا گيا ہے.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (32715) كا جواب ديكھيں.

واللہ اعلم .